20018 ـ عقیقہ کا حکم، اور کیا فقیر سے عقیقہ ساقط ہے ؟

سوال

اللہ تعالی نے مجھے بیٹا عطا کیا ہے، میں نے سنا کہ عقیقہ کے لیے میرے خاوند کو دو بکریاں ذبح کرنا ہونگی، اور اگر بہت زیادہ مقروض ہونے کی بنا پر ایسا نہ کر سکتا ہو تو کیا عقیقہ ساقط ہو جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عقیقہ کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اس میں تین قول ہیں:

پہلا قول:

کچھ علماء کرام تو عقیقہ کو واجب قرار دیتے ہیں.

دوسرا قول:

کچھ علماء کرام کہتے ہیں عقیقہ مستحب ہے.

تیسرا قول:

کچھ علماء کرام اسے سنت مؤکدہ کہتے ہیں.

اور سنت مؤکدہ والا قول راجح معلوم ہوتا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" عقیقہ سنت مؤکدہ ہے، لڑکے کی جانب سے دو اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری جس طرح کی قربانی میں ذبح ہوتی ہے اسی طرح عقیقہ کی بھی ذبح کی جائیگی، اور عقیقہ پیدائش کے ساتویں روز کیا جائیگا، اور اگر ساتویں روز سے تاخیر کرے تو بعد میں کسی بھی وقت عقیقہ کرنا جائز ہے، اور اس تاخیر سے وہ گنہگار نہیں ہوگا، لیکن افضل

اور بہتر یہی ہے کہ حتی الامکان جلد کیا جائے اور تاخیر نہ ہو.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 439).

لیکن علماء کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ فقیر اور تنگ دست پر واجب نہیں چہ جائیکہ مقروض شخص پر، اور عقیقہ سے بڑی چیز مقدم نہیں کی جائیگی مثلا قرض کی ادائیگی پر حج.

اس لیے مالی حالت کی بنا پر آپ کے ذمہ عقیقہ لازم نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر میرے کئی بیٹے ہوں اور مالی استطاعت نہ ہونے کی بنا پر میں نے کسی ایك کا بھی عقیقہ نہ کیا ہو تو میری اولاد کے عقیقہ کا اسلام میں کیا حکم ہے، کیونکہ میں ملازمت کرتا ہوں اور میری تنخواہ محدود ہے جو صرف ماہانہ خرچ کے لیے ہی ہوتی ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو واقعتا ایسا ہی ہے جیسا آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ تنگ دست ہیں، اور آپ کی آمدنی صرف اپنے اور آپ کے اہل و عیال کے لیے ہی کافی ہوتا ہے، تو آپ کے لیے بطور قرب عقیقہ نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا البقرة (286).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

اور اللہ تعالی نے دین میں تمہارے لیے کوئی تنگی نہیں رکھی الحج (78).

اور فرمان باری تعالی ہے:

اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو التغابن (16).

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو اس پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو، اور جب تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اس سے اجتناب کیا کرو "

اور جب کسی وقت بھی آپ کے لیے عقیقہ کرنے میں آسانی ہو اور مالی حالت بہتر ہو جائے تو آپ کے لیے عقیقہ کرنا مشروع ہو گا "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 436 ـ 437).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

ایك شخص کو اللہ تعالی نے کئی بیٹے عطا کیے لیکن اس نے کسی کا بھی عقیقہ نہیں کیا، کیونکہ وہ فقر و تنگ دستی کی حالت میں تھا، اور کچھ برس بعد اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اسے غنی اور مالدار کر دیا تو کیا اس کے ذمہ عقیقہ ہو گا ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" جو کچھ بیان کیا گیا ہے اگر واقعتا ایسا ہی ہے تو اس کے مشروع ہے کہ وہ ہر بیٹے کے بدلے دو بکریاں ذبح کرے "

دیکھیں:فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 441 ـ 442).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

ایك شخص کے کئی بیٹے اور بیٹیاں ہیں اور اس نے کسی ایك کا بھی عقیقہ نہیں کیا، یا تو وہ جاہل تھا یا پھر اس نے سستی و کاہلی سے کام لیا، اس میں سے بعض تو بڑی عمر کے ہو چکے ہیں، اب اس کے ذمہ کیا لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر تو وہ جاہل تھا یا اس نے لیت و لعل سے کام لیتے ہوئے کہا کہ کل کر لونگا حتی کہ وقت جاتا رہا تو اب ان کا عقیقہ کر دے تو بہتر ہے، اور اگر عقیقہ کی مشروعیت کے وقت وہ تنگ دست تھا تو اس پر کچھ لازم نہیں "

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (2 / 17 – 18).

اسی طرح اس کی نیابت میں گھر والوں پر واجب نہیں ہوتا، اگرچہ ان کے لیے ایسا کرنا جائز تو ہے لیکن واجب نہیں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں حسن اور حسین رضی اللہ تعالی عنہما کی جانب سے عقیقہ کیا تھا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2841) سنن نسائی حدیث نمبر (4219) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داود

حدیث نمبر (2466) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

دوم:

اور اگر آپ کے لیے حج اور عقیقہ میں تعارض آ جائے تو قطعی طور پر عقیقہ سے حج کو مقدم کیا جائیگا، اور اگر آپ اپنی اولاد کا عقیقہ کرنا چاہیں، اگرچہ وہ بڑی عمر کے ہی ہوں تو عقیقہ کرنا جائز ہے، اور آپ کے لیے اس دعوت کے لیے مدعو افراد کو عقیقہ کا کہنا لازم نہیں.

اور نہ ہی لوگوں کے لیے جائز ہے کہ وہ آپ کے اس فعل پر آپ سے مذاق کریں، کیونکہ آپ کا عمل صحیح ہے، اور عقیقہ کا گوشت پکا کر لوگوں کو کھانے کی دعوت دینا شرط نہیں، بلکہ آپ کچا گوشت بھی تقسیم کر سکتے ہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" ولادت کے ساتویں روز اللہ کی جانب سے اولاد ملنے کا شکر ادا کرنے کے لیے ذبح کرنا سنت ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی؛ اس کی دلیل کئی ایك احادیث سے ملتی ہے، اور جو شخص اپنی اولاد کا عقیقہ کرے تو اس کے لیے لوگوں کو گھر میں کھانے کی دعوت دینا جائز ہے، اور اسے یہ بھی حق ہے کہ وہ کچا یا پکا کر گوشت فقراء و مساکین اور عزیز و اقارت اور دوست و احباب میں تقسیم کر دے"

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 442).

واللہ اعلم .